مولانا عبدالرزاق*

نباتاتِ قرآن

خردل (رائی)

خردل سرسوں یا سرسوں کے بیج کی طرح چھوٹے بیج والے پودے کو کہا جاتا ہے اردو میں اس کو رائی کہاجاتا ہے رائی کا اطلاق سرسوں کے علاوہ کئی پودوں کے بیجوں پر ہوتا ہے قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں ایک بہت چھوٹی مقدار کے اظہار کے لئے خردل کا لفظ استعمال کیا گیا ہے قرآن مجید میں خردل کا لفظ دو (۲) دفعہ استعمال ہوا ہے

وَ نَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا وَ إِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَيْنَا بِهَا وَ كَفٰى بِنَا حٰسِبِيْنَ (الانبياء : ٤٧)

"اور ہم قیامت کے دن انصاف کے ترازو کھڑے کردیں گے پس کسی جان کیساتھ ذرا بھی ناانصافی نہ ہوگی اگر رائی کے برابر بھی کسی عمل کا ہوگا تو ہم اسے وزن میں لے آئیں گے جب ہم (خود) حساب لینے والے ہوں تو پھر اس کے بعد کیا باقی رہا؟"

اسی طرح حضرت لقمانؑ کے نصائح میں بیٹے کیلئے ایک نصیحت یہ بھی ہے

يٰبُنَيَّ اِنَّهَآ اِنْ تَكُ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ فَتَكُنْ فِيْ صَخْرَةٍ اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ اَوْ فِي الْاَرْضِ يَأْتِ بِهَا اللّٰهُ اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ خَبِيْرٌ (لقمان : ١٦)

"اے میرے بیٹے! کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر ہو پھر وہ کسی پتھر کے اندر ہو یا آسمان میں ہو یا زمین میں تو اللہ تعالیٰ اس کو بھی لاکر حاضر کریگا بے شک اللہ نہایت باریک بین اور ہر چیز سے باخبر ہے"

فطرت کا ترازو بڑا دقیقہ سنج ہے ایک ذرہ بھی اس کی تول میں کم نہیں ہوسکتا کوئی عمل کتنا ہی حقیر

---

* سابق پرنسپل تعلیم القرآن ہائی سکول و فاضل جامعہ دارالعلوم حقانیہ

(چھوٹا) ہو مثلاتم نے کسی مصیبت زدہ پر ہمدردی کی ایک اچٹتی ہوئی نظر ٹپکا دیا مگر ضروری ہے اس کے وزن میں آجائے ایسا کبھی نہیں ہوسکتا کہ رائیگاں جائے انسان کی چھوٹی سی چھوٹی بات بھی تمہیں بدلہ دیئے بغیر رہ سکتی اور بدلہ ٹھیک ٹھیک نپا تلا ہوتا ہے رائی برابر بھی کسی کا عمل ہوگا تو وہ بھی میزان میں تولا جائے گا

رائی کی مثال دینے کی وجہ یہ ہے کہ عرب اور پوری دنیا کے اکثر علاقوں میں رائی (خردل) کو نباتات کے سارے بیجوں میں چھوٹا مانا جاتا ہے اس مضمون کو سورۃ نساء اور زلزال میں بھی بیان کیا گیا ہے:

ان الله لایظلم مثقال ذرة "بیشک اللہ تعالیٰ کسی پر ذرہ برابر بھی ظلم نہیں فرماتا"

اور سورۃ زلزال میں فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَرَهُ، وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَرَهُ "سو جس نے ذرہ برابر خیر کا کام کیا ہوگا وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر کوئی برائی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا"

اگر کسی کا رائی دانے کے برابر یا معمولی سا عمل بھی ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اس کو بھی ہم تول میں لے آئیں گے رائی کا دانہ یا ذرہ (چھوٹی سی سرخ چیونٹی کے مصداق) بطور محاورہ استعمال ہوا ہے کیونکہ رائی عرب میں سب سے چھوٹا بیج مانا جاتا ہے (تفہیم القرآن)

احادیث مبارکہ اور کتاب مقدس میں رائی کا تذکرہ

مختلف احادیث میں خردل کا ذکر آیا ہے ابوداؤد اور ابن ماجہ میں حضرت عبداللہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا جنت میں وہ شخص داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی تکبر موجود ہے اور جہنم میں وہ شخص بھی ہرگز داخل نہیں ہوگا جس کے دل میں خردل (رائی) کے برابر بھی ایمان ہے۔

بخاری شریف میں بھی ایک روایت ہے:

عن سعید بن خذری عن النبی ﷺ قال یدخل اهل الجنة الجنة واهل النار النار ثم یقول اخرجوا من النار من کان فی مثقال حبةمن خردل من ایمان فیخرجون منها قداسودوافینفقون فی فهوالحیاء

"سعید ابن حذری پیغمبر ﷺ کا ارشاد نقل فرماتے ہیں کہ پیغمبر نے فرمایا جب قیامت کے دن اہل جنت جنت میں اور جہنمی جہنم میں داخل ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوگا کہ ان لوگوں کو جہنم سے نکالا جائے گا وہ اس حال میں ہوں گے کہ وہ آگ کی وجہ سے سیاہ ہو چکے ہوں گے پھر ان کو حیا کی نہر میں صاف کیا جائے گا"

ایک اور حدیث شریف میں ان الفاظ کا اضافہ بھی ہے کہ وہ حیا کے نہر میں صاف کرنے کے بعد وہ ایسے سرسبز اُگ آئے گے جیسے سیلاب کے مٹی میں بیج ابن ماجہ کی روایت کے مطابق ،اللہ تعالیٰ فرمائیں گے اس کو بھی جہنم سے نکال لو جس کے دل میں دینار کے وزن کے برابر ایمان ہے پھر فرمائیں گے اس کو بھی نکال لو جس کے نصف دینار کے وزن کے برابر ایمان ہے پھر فرمائیں گے اس کو بھی نکال لو جس کے دل میں (خردل) رائی کے دانے کے برابر ایمان ہے۔

احادیث مبارکہ کے علاوہ کتاب مقدس میں بھی رائی کا ذکر موجود ہے انجیل مقدس کے نیا عہد نامہ میں تحریر ہے ،اس نے ایک اور تمثیل ان کے سامنے پیش کرکے کہا کہ آسمان کی بادشاہی اس رائی کے دانے کی مانند ہے جسے آدمی نے لیکر اپنے کھیت میں بودیا وہ سب بیجوں سے چھوٹا تو ہے مگر جب بڑھتا ہے تو سب ترکاریوں سے بڑا اور ایسا درخت ہوجاتا ہے کہ ہوا کے پرندے آکر اس کے سائے میں بسیرا کرتے ہیں (متی ۱۳(۳۱۔۳۲)) اور یہی تمثیل مرقس (۳۰۔۳۲)اور لوقا ۱۳۔(۱۸۔۱۹) میں بھی مذکور ہے لوقا ۱۷میں رائی کے متعلق یہ الفاظ موجود ہیں

خداوند نے کہا اگر تم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوتا اور تم اس توت کے درخت سے کہتے کہ جڑ سے اکھڑ کر سمندر میں جا لگے تو تمہاری مانتا،،لوقا۱۷(۶)

خردل (رائی) ایک باریک بیج ہے جو ایک قسم کے سرسوں کا پودا ہے رائی مختلف قسم کے پودوں کے بیجوں کو کہا جاتا ہے مگر ان سب کا تعلق سرسوں کے خاندان سے ہے Brassic Nigra نامی پودے سے حاصل کردہ بیج ہی اصلی رائی ہے اس خاندان کے دوسرے افراد جن کے بیج کو بھی رائی کہا جاتا ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں

(کالی رائی)	Brassica nigra
سفید رائی	Brassica alba
ہندوستانی رائی	B.Juncea
بھورے رنگ کی رائی	B.rupesris
ایشائی رائی	B.tournefortii

فیروز اللغات میں رائی کے ذیل میں لکھا ہے ، رائی (ہ۔ا، مونث) ایک قسم کی سرسوں ۔خردل فارسی لغت غیاث اللغات کے مطابق

خردل: بالفتح ودال مہملہ مفتوح دانہ باشد بغایت کوچک تیز مزہ این عربیست نہ فارسی بہندی رائی گویند

خردل ایک باریک دانہ ہے ذائقے میں بہت تیز ہوتا ہے عربی کا لفظ ہے اور اردو میں اسے رائی کہتے ہیں (غیاث اللغات)

تفسیر عثمانی (پشتو) میں خردل کے ذیل میں مرقوم ہے، اوری دوانی پہ اندازہ (اوری کے دانے کے اندازے بہت چھوٹا بیج)اوری سرسوں کی ہی ایک قسم ہے شاید اسی کو کالی رائی یا Brassica nigra بھی کہا جاتا ہے۔

مفتی تقی عثمانی نے اپنی تفسیر The Noble Quran میں خردل کیلئے mustard seed یعنی سرسوں کا بیج لکھا ہے اسی طرح Holy Quran کے مفسر مار ماڈیوک پکھتال نے بھی سرسوں کے بیج تحریر فرمایا ہے تاہم تمام پودے جس کے بیج کو رائی کہا جاتا ہے ان میں کالی رائی کا(b.nigra) بیج سب سے چھوٹا ہوتا ہے اور شاید خردل کا مصداق کالی رائی ہو۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

عرب میں بسا اوقات ایک دوسرے پودے کو بھی خردل کہتے ہیں اس کا نباتاتی نام salvadora persica ہے جس کو پیلو کا درخت یا مسواک کا درخت کہا جاتا ہے اس درخت mustard tree کو کہا جاتا ہے اس کے بیج کافی بڑے ہوتے ہیں لہٰذا اس کے قرآنی خردل ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا شاید اس کو خردل قرآن کے بہت بعد میں کہا جانے لگا جسکی اصل وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ اس کے پھلوں کا مزہ خردل کے تیل جیسا ہوتا ہے (نباتات قرآن)

خردل کا نباتاتی نام براسیکا نائیگرا ہے اردو میں اس کو کالی رائی کہا جاتا ہے اس پودے کا بیج (رائی) ایک ملی میٹر سے تین ملی میٹر ہوتا ہے رنگت کے لحاظ سے گہرے بھورے رنگ کا یا کالے رنگ کا ہوتا ہے۔ رائی میں خوشبو ناپید ہوتی ہے مگر ذائقے کے لحاظ سے نہایت تیز ہے اس لئے ہندوستان و پاکستان میں اس کو سالنوں اور اچاروں میں ڈالا جاتا ہے اس کی باریک ٹہنیاں اور پتے ساگ کے طور پر کھانے کے لئے استعمال کی جاتی ہیں۔ براسیکا نائیگرا کا پودا ۴۰ سے ۸۰ سنٹی میٹر تک بلند ہوتا ہے جس میں زرد رنگ کے چھوٹے چھوٹے پھول کھلتے ہیں پھولوں کا سائز ۳/۱،۱سم کے برابر ہوتا ہے اس کے بیج ایک پھلی یا ڈوڈے میں لگتے ہیں، ایک ڈوڈے میں بیسیوں بیج ہوتے ہیں یہ پھلی یا ڈوڈہ ایک انچ تک لمبا ہوتا ہے جون تا ستمبر اس پودے میں پیلے پیلے پھول نظر آتے ہیں۔

نباتاتی لحاظ سے اس کی جنس بندی مندرجہ ذیل ہے:

کنگڈم	plaitae	فائیلم	angiosperm
ذیلی فائیلم	eudicots,posides	آرڈر	brassicales
خاندان	mustard.brassicaceae	جنس	brassica
نباتاتی نام	brassica nigra		

رائی کا خاندان

رائی کا نباتاتی خاندان ہے اس خاندانcrucefereae کو براسیکا یاmustard خاندان بھی کہا جاتا ہے کیونکہ نباتاتی خاندان کا مشہور پودا سرسوںbrassica compestris ہے

اس خاندان میں ۲۲۰ جنس اور ۳۰۰۰ نوع کے پودے پائے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں پھیلے ہوئے ہیں۔اس کے مشہور پودے سرسوں،مولی،بند گوبھی وغیرہ میں سرسون یا سرسوں کے بیجوں کی طرح چند پودوں کے بیجوں کورائی کالی کہا جاتا ہے مثلاً b.juncea (ہندوستانی رائی)

کالی رائی b.nigra بھورے رنگ کی رائی (B.rupestris) اور سرسوں کے بیج کو بھی رائی ہی کہا جاتا ہے براسیکا نباتاتی خاندان کے تمام پودوں کے تمام حصوں میں شدید قسم کا جوس ہوتا ہے جس میں سلفر کافی مقدار میں پایا جاتا ہے اس کے علاوہmysorin ایک انزایم بھی ہوتا ہے جو گلوکوسائیڈ کو گلوکوز اور آئسو تھا ئیونیٹ (تیل) میں تبدیل کرتا ہے گلوکوسائیڈ میں سلفر کافی مقدار میں پایا جاتا ہے اور اس گلوکوسائیڈ کو simgrin کہا جاتا ہے اس خاندان کے پودوں کے مختلف حصے سبزی کے طور پر کھائے جاتے ہیں مثلاً مولی شلجم کی جڑیں، گیند گوبھی کا تنا، بند گوبھی اور سرسوں کے پتے ساگ کے طور پر کھائے جاتے ہیں پھول گوبھی کا پھول سالن کے طور کھایا جاتا ہے سرسوں کا تیل بالوں کی حفاظت اور مضبوطی کے لئے استعمال ہوتا ہے اور تیل نکالنے کے بعد جو مادہ رہ جاتا ہے وہ کھل کھلاتا ہے اور جانوروں کے لئے نہایت مفید ہے۔

رائی کے طبی فوائد

رائی سالنوں اور اچاروں میں ذائقے کے لئے ڈالا جاتا ہے کیونکہ اس کا ذائقہ تیز ہوتا ہے اس کے علاوہ طبی لحاظ سے بھی مفید ہے مشرقی یورپ میں رائی کو شہد کے ساتھ ملا کر کھانسی کے شربت کے طور پر پیا جاتا ہے۔کالی رائی اور سفید رائی کو بطور مرہم استعمال کیا جاتا ہے درد کے آرام کے لئے رائی نہایت ہی مفید ہے رائی کے بیج ایک قے آور دوا ہیں جو پولسٹس کے بھی کام آتے ہیں۔